ہوئے آگے بڑھیں اور بلوچ بھائیوں کی مدد کریں۔

خونِ مسلم کی ارزانی

زمین نے کیا رُت بدلی کہ مسلمان کے جان، مال اور آبرو کی حرمت جاتی رہی۔ کراچی، پشاور، قبائلی علاقہ جات سمیت پورے ملک کا ذرہ ذرہ خونِ مسلم سے رنگین ہے۔ سفاکی، شقاوت اور قساوت قلبی کی انتہا ہوگئی۔ ہمارے نزدیک یہ سزا ہے۔ جو ہمیں اسلام سے منہ موڑنے اور قانونِ الٰہیہ کی جگہ خود ساختہ قوانین کے نفاذ سے ملی ہے۔ یہ سزا صرف توبہ سے معاف ہوسکتی ہے اور شاید توبہ ہماری قسمت میں نہیں ہے۔ کراچی میں جاری آپریشن کے نتیجے میں امن وامان کی بحالی ایک وہم سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

اصل مجرم ایم۔ کیو۔ ایم ہے جس کے مجرم پکڑے جائیں تو آسمان سر پر اُٹھالیتی اور مجرم چھڑا لیتی ہے عدالتیں بے بس ہیں۔ انہیں فیصلے شہادت پر کرنا ہوتے ہیں اور جو دہشت گردوں کے خلاف شہادت کیلئے اٹھے، دہشت گرد اسے مار ڈالتے ہیں۔ کل جو مجرم عباس رضوی پکڑا گیا وہ اسی قسم کا گواہ کُش ہے۔ کوئی دن جاتا ہے کہ وہ چھوٹ جائے گا کہ پولیس اس کے خلاف گواہ پیش نہ کرسکے گی۔ ذرا سوچیں اپنی جان کسے عزیز نہیں ہوتی۔ بے شک اسلام سچی گواہی چھپانے والے کے دل کو قلبِ آثم کہتا ہے مگر یہ اسلام کی بات ہے اور دہشت گرد اسلام کی بات کب چلنے دیتے ہیں پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ معاشرہ بحیثیت مجموعی کس حد تک اسلام کا پابند ہے۔ ان سب مشکلات کے باوجود ہم اس آپریشن کے حامی ہیں مگر معاشرتی اصلاح کا نسخہ کیمیا صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔ اس کا ضابطہ حیات دنیوی اور اخروی کامیابی کا ضامن ہے۔

پاکستان اسلام کیلئے حاصل کیا گیا تھا ہماری منزل اسلام تھی مگر ہم نے بدعہدی کی اور موجودہ قتل و غارت ہماری شامتِ اعمال ہے۔ آیئے! توبہ کیجئے۔ تلافی ''مافات'' کریں۔ اسلام کا قانون رحمت اپنے اُوپر اور مُلک کی ہیئت حاکمہ پر نافذ کریں۔ پھر اللہ ہم سے راضی ہوگا اور ہماری بگڑی بنا دے گا۔ ترجیحات بدلیں۔ نفاذِ اسلام کو حکومت اپنی ذمہ داری سمجھے۔ ہم یہ نہیں کہتے ''میاں صاحب قدم بڑھاؤ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔'' بلکہ یہ کہتے ہیں ''میاں صاحب اسلام کیلئے قدم اٹھاؤ، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔'' ہم معاشرتی تطہیر کیلئے کسی خونیں انقلاب کے منتظر نہیں ہیں اور نہ ہی ایسے انقلاب دیرپا ہوتے ہیں۔ ہم اس انقلاب کے داعی ہیں جو ہمارے نبی ﷺ نے خون کا ایک قطرہ ناحق بہائے بغیر برپا کیا تھا۔ اس انقلاب کی بنیاد تزکیہ وتقویٰ پر ہے۔ بدقسمتی